علماءِ کرام واہلِ قلم سے التماس

جناب کے علم میں ہے کہ پرانے اور چلتے چلاتے موضوعات پر لکھنے والوں کی کمی نہیں، جدید دور کے تقاضوں کے مطابق نئے اور اچھوتے موضوعات پر مواد کی ضرورت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ علمی و تحقیقی مضامین لکھ کر عصرِ حاضر کی ضرورت کو پورا کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ دیوبندی بریلوی، شیعہ سنی اور دیگر مسلکی و گروہی اختلافات پر مشتمل رسائل و مضامین کے انبار ہیں، مگر مثبت لٹریچر نایاب یا بمشکل تمام ہی دستیاب ہے۔ ہماری اہلِ قلم سے درخواست ہے کہ حسبِ ذیل و دیگر جدید موضوعات پر مضامین تحریر فرمائیں اور اپنا زورِ قلم علم و تحقیق کی روشنی میں مثبت مواد کی فراہمی میں صرف فرما کر مجلہ فقہِ اسلامی سے تعاون فرمائیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مختلف ممالک میں مسلم جہادی تنظیموں کے فدائی حملوں اور دیگر کاروائیوں کی شرعی حیثیت

۲۔ بیعولنٹ فنڈ سے استفادہ اور اس کے استعمالات کی شرعی حیثیت ......

۳۔ عالم اسلام میں یہودی و عیسائی مشنری تنظیموں کی سرگرمیوں کے حوالہ سے علماء و دینی مدارس کی ذمہ داریاں اور ان کے پھیلائے ہوئے جال کے توڑ کی تجاویز؟

۴۔ اسلام پر دہشت گردی کا الزام عائد کرنے والے منفی لٹریچر کا تنقیدی مطالعہ اور تدارک کی تدبیر؟

۵۔ عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق فقہی مواد کی تشکیل جدید کی صورت گری؟

۶۔ گزشتہ سو برس میں علم فقہ پر ہونے والے اجتہادی کام کا جائزہ

۷۔ گزشتہ صدی کے پاکستانی سنی علماء کی فقہی خدمات کا ایک مفصل جائزہ

۸۔ جدید فقہی مسائل پر گزشتہ سو برس میں لکھنے والے پاکستانی علماء اور ان کی تالیفات کا تنقیدی جائزہ۔

۹۔ عصرِ حاضر میں تقلید اور اجتہاد کی حدود کا تعین اور اجتماعی اجتہاد کے امکانات کا جائزہ

۱۰۔ انقلابِ ماہیت، انٹرنیٹ، زکوۃ، جبری شادی

۱۱۔ صحیح العقیدہ اسلامی ویب سائٹس Websites کا انڈکس اور ان میں موجود مواد کا تنقیدی جائزہ

۱۲۔ انٹرنیٹ پر موجود مخالفِ اسلام مواد کی نشاندہی اور اس کا تدارک

۱۳۔ گزشتہ صدی میں قائم ہونے والے مدارس عربیہ اسلامیہ کی عمومی خدمات کا تاریخی جائزہ

۱۴۔ قیام پاکستان سے اب تک دینی مدارس کے فارغ التحصیل علماء کی قابلِ ذکر ملکی و ملی، دینی، سیاسی، اور بین الاقوامی خدمات کا جائزہ۔

(نور احمد شاہتاز)

☆ قال الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالی : امن الناس علیّ فی الفقہ محمد بن حسن ☆

کتاب البیوع

احتکار یعنی ذخیرہ اندوزی کے احکام

پروفیسر محفوظ احمد، سانگلہ ہل

اسلام تجارت کو معاشی نظام کا اہم جزو قرار دیتا ہے اسی لئے اسلام نے اپنے معاشی نظام میں بہت سی تجارتی سہولتیں اور جائز آسانیاں پیدا کی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان تمام بدعنوانیوں (مثلاً اتلاف مال، تجیس اشیاء، اور اجارہ داری) کا سدباب بھی کیا ہے جو درحقیقت اسلام کے معاشی نظام کے مقصد اور نصب العین کو تباہ و برباد کرنے کا باعث بنتی ہیں اور تجارت کے نام سے عوام میں بدحالی اور خواص میں سرمایہ داری کو فروغ دیتی ہیں انہی بدعنوانیوں میں ایک بدعنوانی احتکار ہے۔

زیرِ نظر مضمون میں احتکار یعنی ذخیرہ اندوزی کے لغوی و اصطلاحی مفہوم، احتکار کے متعلق شرعی احکام اور احتکار کے سدباب کے لئے شرعی اقدامات کا ذکر جناب پروفیسر محفوظ احمد صاحب نے بڑی عمدگی سے کیا ہے۔ (مجلسِ ادارت)

لغوی مفہوم:

لفظ احتکار عربی لغت میں ح۔ک۔ر۔ سے مشتق ہے، ابن منظور (م ۷۱۱ھ) نے احتکار کا معنی "ادخار الطعام للتربص" (۱) تحریر کیا ہے یعنی غلے کا مہنگا ہونے کے انتظار میں ذخیرہ کرنا ابن سیدہ کے نزدیک احتکار کا معنی یہ ہے۔ "**الاحتکار جمع الطعام مما یؤکل و احتساب انتظار وقت الغلاء به**" (۲) یعنی اشیاء خوردنی کا اس لئے ذخیرہ کرنا تاکہ ان کی قیمتیں بڑھ جائیں۔ علامہ زبیدی (م ۱۲۰۶ھ) نے احتکار کا لغوی معنی یہ بیان کیا ہے۔ "**احتبس انتظاراً للغلاء به**" (۳) اشیاء کو گراں بیچنے کے لئے روک رکھنا احتکار کہلاتا ہے۔

۱۔ ابن منظور، لسان العرب، بذیل مادہ "حکر" دار صادر بیروت، ۱۳۰۰ھ ج ۴، ص ۲۰۸۔

۲۔ ایضاً۔

۳۔ زبیدی، تاج العروس، بذیل مادہ "حکر" المطبعۃ الخیریہ، مصر، ۱۳۰۶ھ، ج ۳، ص ۱۵۴۔

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

ان تمام معانی کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء لغت کے نزدیک احتکار غلہ مہنگے داموں فروخت کرنے کے لئے ذخیرہ کرنے کو کہتے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم:

علماء اسلام نے احتکار کی مختلف اصطلاحی تعریفیں کی ہیں۔

امام مجدالدین ابن الاثیر (م ۶۰۶ھ) نے احتکار کی اصطلاحی تعریف یہ بیان کی ہے۔

"احتکر طعاما ای اشتراہ و جسه لیقل فیغلوا" (۱)

اشیاء خوردنی کا ذخیرہ کرنا یعنی ان کو خرید کر اپنے پاس رکھ لینا تا کہ ان کی قلت ہو اور ان کی قیمتیں بڑھ جائیں۔

ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) نے مرقاۃ المفاتیح میں احتکار کی یہ تعریف کی ہے۔

"الاحتکار هو حبس الطعام حین احتاج الناس به حتیٰ یغلوا." (۲)

لوگ جب اشیاء خوردنی کے محتاج ہوں اس وقت ان اشیاء کی فروخت روک دینا تا کہ ان کی قیمتوں میں گرانی ہو جائے احتکار کہلاتا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) نے احتکار کے اصطلاحی مفہوم کو اس طرح بیان کیا ہے۔

"احتکار...... در شرع عبارت است از حبس اقوات بانتظار گرانی بایں طریق کہ بخرد در وقت گرانی ونگاہدارد تا گرانی تر ازاں شود۔" (۳)

یعنی شریعت میں کسی شخص کا اشیاء خوردنی کی فروخت کو اس نیت سے روک دینا تا کہ اسے زیادہ مہنگے داموں فروخت کرے احتکار کہلاتا ہے۔

جدید مفکر مصطفیٰ محمد عمارہ نے احتکار کی اصطلاحی تعریف یہ تحریر کی ہے۔

"حفظ عنده حتی تزاد قیمته و منع الناس من الانتفاع به" (۴)

۱۔ ابن الاثیر، النہایہ فی غریب الحدیث والاثیر، مؤسسۃ اسماعیلیان، قم ایران، ج ا، ص ۴۱۷۔

۲۔ ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، مکتبہ امدادیہ، ملتان، (ت۔ن) ج ۶، ص ۹۴۔

۳۔ عبدالحق محدث، اشعۃ اللمعات، نول کشور، لکھنؤ، ۱۸۷۳ء، ج ۳، ص ۳۹۔

۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، محشی، مصطفیٰ محمد عمارہ، دارالفکر، بیروت، ۱۳۷۳ھ ج ۲، ص ۵۸۲۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

یعنی احتکار سے مراد یہ ہے کہ اپنے پاس غلے کو روک لینا تا کہ اس کی قیمت میں اضافہ ہو اور لوگوں کو اس سے نفع اٹھانے سے منع کرنا۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری کے نزدیک احتکار کی اصطلاحی تعریف یہ ہے۔

......کوئی شخص ''غلہ'' وغیرہ کو بہت بڑی مقدار میں اس لئے خریدے کہ بازار گراں ہو جائے اور پبلک میں اس چیز کی مانگ کا ''مرکز'' صرف وہی بن جائے اور پبلک اس کے مقررہ نرخ پر مجبور ہو جائے اور وہ من مانی گراں فروشی کرے۔'' (۱)

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام میں احتکار سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص انسانی ضروریات کی عام اشیاء میں سے کسی چیز کو اس لئے ذخیرہ کرے تا کہ بازار میں اس کی مصنوعی قلت پیدا ہو اور وہ اسے مہنگے داموں فروخت کرے۔

شرائط احتکار:

ائمہ فقہاء کے نزدیک اگرچہ احتکار کی متعدد شرائط ہیں لیکن ان میں اہم اور قابل ذکر چار شرائط ہیں۔

اول: پہلی شرط مال سے متعلق ہے کہ شرع اسلامی میں کس مال کی ذخیرہ اندوزی کو احتکار کہا جائے گا۔

امام اعظم ابوحنیفہ (م ۱۵۰ھ) کے نزدیک احتکار صرف غذائی اشیاء میں ممنوع ہے۔ خواہ وہ انسانی غذاؤں سے متعلق ہوں یا حیوانی غذاؤں سے۔ ہدایہ میں ہے:

یکرہ الاحتکار فی اقوات الادمیین والبھائم...... تخصیص الاحتکار بالاقوات کالحنطة والشعیر والتین فی قول ابی حنیفة. (۲)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک انسانوں اور حیوانوں کی اشیاء خوردنی مثلاً گندم، جو اور بھوسہ میں احتکار ممنوع ہے۔

۱۔ حفظ الرحمٰن، اسلام کا اقتصادی نظام، طبع چہارم، ادارہ اسلامیات لاہور، ۱۹۵۱ء، ص ۲۶۲۔

۲۔ برہان الدین مرغینانی، الھدایہ، محمد علی کارخانہ کتب، کراچی، ۱۳۱۱ھ ج ۴، ص ۴۶۸۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

امام مالک بن انس (م ۱۷۹ھ) اشیاء خوردنی کے علاوہ کائی (ایک قسم کی گھاس)، اون اور زیتون کی ذخیرہ اندوزی کو بھی احتکار میں شمار کرتے ہیں۔ اشفاق الرحمٰن کاندھلوی نے مؤطا کے حاشیہ پر امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے۔

"و کان مالک یمنع من احتکار الکتان، والصوف، والزیت و کل شیء اضر باھل السوق اما انه لیست الفواکھة من الحکره." (۱)

امام مالک کائی، اون اور زیتون کے علاوہ ہر اس میں احتکار سے منع کرتے ہیں جس میں احتکار عوام کے لئے مضرت رساں ہوتا البتہ پھلوں میں آپ کے نزدیک احتکار نہیں ہے۔

امام ابو یوسف (م ۱۸۲ھ) بھی امام مالک کی طرح احتکار کو اشیاء خوردنی تک محدود نہیں رکھتے بلکہ آپ کے نزدیک ہر اس چیز میں احتکار ہے جس میں ذخیرہ کرنے سے عوام کو اذیت ہو۔

ہدایہ میں ہی آپ کا یہ قول منقول ہے۔

"کل ما اضر بالعامة حبسه فھو احتکار وان کان ذھبا او فضة او ثوباً." (۲)

یعنی جس چیز کا روکنا عوام کیلئے مضر ہو اس میں احتکار ہے اگرچہ سونا ہو یا چاندی ہو یا کپڑا۔

امام محمد (م ۱۸۹ھ) کے نزدیک احتکار کی تعریف یہ ہے۔

الاحتکار بما یتقوت به الناس و البھائم. (۳)

احتکار ہر اس چیز میں ہے جس سے انسان اور حیوان خوراک حاصل کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) کے نزدیک بھی احتکار عام ضروریات انسانی کی اشیاء میں ہوتا ہے۔ امام ابو داؤد (م ۲۷۵ھ) کہتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا۔

"ما الحکره قال ما فیه عیش الناس." (۴)

کس چیز میں احتکار ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہر اس چیز میں جو عام ضروریات انسانی سے متعلق ہو۔

۱۔ امام مالک، مؤطا، محشی، اشفاق الرحمٰن کاندھلوی، میر محمد کتب خانہ، کراچی، (ت۔ن)، ص ۵۹۱۔

۲۔ المنذری، مختصر سنن ابی داؤد، ج ۵، ص ۹۱۔

۳۔ شیخ نظام و جماعۃ، الفتاویٰ الھندیہ، نوران کتب خانہ، پشاور (ت۔ن) ج ۳، ص ۲۱۴۔

۴۔ ابن تیمیہ، نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار، انصار السنۃ المحمدیہ، لاہور (ت۔ن) ج ۵، ص ۲۳۵۔

☆ قال الشافعی رحمه الله تعالیٰ : الفقھاء کلھم عیال ابی حنیفه فی الفقه ☆